جاوید احمد غامدی

تحقیق و تخریج: محمد حسن الیاس

اخلاقیات

(۲)

ـــــ ۱ ـــــ

عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ[۱]: مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: [أَدْخَلَنِي غُرْفَةَ الصَّدَقَةِ][۲]، أَذْكُرُ أَنِّيْ أَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَأَلْقَيْتُهَا فِي فَمِيْ، فَانْتَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُعَابِهَا، فَأَلْقَاهَا فِي التَّمْرِ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا عَلَيْكَ لَوْ أَكَلَ هٰذِهِ التَّمْرَةَ؟ قَالَ: ”إِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ“[۳] قَالَ: وَكَانَ يَقُوْلُ: ”دَعْ مَا يَرِيْبُكَ إِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِيْنَةٌ، وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ“[۴].

ابوحوراء سعدی کہتے ہیں: میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ باتیں یاد ہیں؟ انھوں نے فرمایا: ایک مرتبہ آپ مجھے اُس کمرے میں لے گئے، جہاں صدقے

کا مال پڑا ہوتا تھا۔ مجھے اتنا یاد ہے کہ میں نے صدقے کی ایک کھجور وہاں سے اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر لگے ہوئے تھوک سمیت اُسے باہر نکالا اور دوسری کھجوروں میں ڈال دیا۔[1] ایک شخص نے یہ دیکھا تو کہا: اگر یہ ایک کھجور کھا لیتے تو کیا ہو جاتا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم صدقے کا مال نہیں کھاتے۔[2] سیدنا حسن کا بیان ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے: اُن چیزوں کو چھوڑ کر جو شک پیدا کرتی ہیں، بے شبہ چیزیں اختیار کیا کرو،[3] اِس لیے کہ سچائی اطمینان اور جھوٹ سراسر تردد اور خلجان ہے۔[4]

۱۔ اِس لیے کہ صدقے کا مال آپ کے گھر میں امانت کے طور پر رکھا گیا تھا، جس میں کوئی ادنیٰ خیانت بھی آپ کسی طرح گوارا نہیں کر سکتے تھے۔

۲۔ یعنی وہ مال نہیں کھاتے جو لوگ ریاست کا نظم چلانے کے لیے زکوٰۃ اور خیرات کی صورت میں دیتے ہیں۔ ہمارے ہاں یہ امانت کے طور پر رکھا جاتا ہے اور اس کی حفاظت اِسی شدت کے ساتھ کی جاتی ہے۔ چنانچہ اِس میں سے ایک کھجور کا لے لینا بھی نہ میں اپنے لیے جائز سمجھتا ہوں اور نہ اپنے گھر والوں کے لیے۔

۳۔ مطلب یہ ہے کہ حلال بھی واضح ہونا چاہیے اور حرام بھی۔ اِن کے درمیان میں اگر کوئی مشتبہ چیز ہے تو اُس سے اجتناب ہی بہتر ہے۔ خدا سے ڈرنے والوں کے لیے صحیح رویہ یہی ہے۔

۴۔ یہ نتیجے کے لحاظ سے فرمایا ہے، اِس لیے کہ سچائی پر قائم رہیں تو ضمیر مطمئن رہتا اور جھوٹ ایک کے بعد دوسرے جھوٹ کی طرف دھکیلتا چلا جاتا ہے، یہاں تک کہ آخر میں یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ آدمی نے ابتدا میں کیا کہا تھا اور اب وہ کیا کہہ رہا ہے۔ اِسی چیز کو یہاں 'رِیْبَۃٌ' یعنی تردد اور خلجان سے تعبیر کیا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۱۷۲۳ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی حسن رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے:

مسند طیالسی، رقم ۱۲۶۲۔ مسند احمد، رقم ۱۶۶۲، ۱۷۲۴۔ سنن دارمی، رقم ۲۴۵۲۔ سنن ترمذی، رقم ۲۴۵۵۔ مسند بزار، رقم ۱۲۱۵۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۵۰۶۲۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۶۴۴۔ مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۱۷۹۹۔ صحیح

ابن حبان، رقم ۷۲۷۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۲۶۴۱۔ مستدرک حاکم، رقم ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۷۰۹۶۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۰۰۱۱۔

۲۔ مسند احمد، رقم ۱۷۲۴۔

۳۔ مسند احمد، رقم ۱۷۲۵ میں یہاں 'إِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ، لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ' کے الفاظ ہیں۔ اِسی کے ایک طریق میں 'اہل بیت' کا اضافہ بھی منقول ہے، روایت کے الفاظ ہیں: 'فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ، وَلَا لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ' ''اِس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِس لیے کہ یہ اللہ کے رسول کے لیے جائز ہے، نہ اُس کے گھر والوں میں سے کسی کے لیے''۔ ملاحظہ ہو: رقم ۱۷۲۴۔

۴۔ صحیح ابن حبان، رقم ۷۲۷ میں 'صدق' کے بجائے 'خیر' اور 'کذب' کی جگہ 'شر' نقل ہوا ہے۔

۲

عَنْ أُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ،[۱] قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ''لَيْسَ بِالْكَاذِبِ[۲] مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمٰى خَيْرًا.''

ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے فرمایا: وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کرائے اور اِس کے لیے اچھی بات کہے یا کسی اچھی بات کو بڑھا کر بیان کر دے۔[۱]

۱۔ مطلب یہ ہے کہ اُس کی یہ بات اگرچہ خلاف واقعہ ہوگی، لیکن اللہ کے ہاں اُس کو جھوٹا قرار دے کر اُس کا مواخذہ نہیں کیا جائے گا، اِس لیے کہ اُس نے یہ اپنے کسی فائدے یا دوسروں کو نقصان پہنچانے اور دھوکا دینے کے لیے نہیں، بلکہ خیر و صلاح کے جذبے سے کیا ہے اور خدا کے نزدیک یہ جذبہ ایسی محمود چیز ہے کہ اِس کے لیے جھوٹ اور مبالغے جیسی برائی کا مواخذہ بھی اٹھا لیا جاتا ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن سنن ترمذی، رقم ۱۸۵۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس کی راویہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا ہیں۔ اُن سے

www.javedahmadghamidi.org www.al-mawrid.org

یہ روایت اِن کتابوں میں نقل ہوئی ہے:

الجامع لمعمر بن راشد، رقم ۸۰۴۔ مسند طیالسی، رقم ۱۷۵۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۹۸۱۔ مسند اسحاق بن راہویہ، رقم ۲۱۰۱۔ مسند احمد، رقم ۲۶۶۳۰، ۲۶۶۳۱، ۲۶۶۳۲، ۲۶۶۳۳، ۲۶۶۳۷، ۲۶۶۳۹۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۱۶۰۱۔ الادب المفرد، رقم ۳۸۰۔ سنن ترمذی، رقم ۱۸۵۷۔ صحیح بخاری، رقم ۲۵۰۸۔ صحیح مسلم، رقم ۲۵۰۸۔ سنن ابی داؤد، رقم ۴۲۷۶، ۴۲۷۷۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۸۳۲۱، ۸۷۸۲۔ مشکل الآثار، رقم ۲۴۶۳، ۲۴۶۴، ۲۴۶۵۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۵۱۔ المعجم الصغیر، طبرانی، رقم ۱۸۸۔ مسند شامیین، طبرانی رقم ۳۰۰۰۔ مسند شہاب، رقم ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۹۱۸۴، ۱۹۱۸۵، ۱۹۱۸۶۔

۲۔ صحیح بخاری، رقم ۲۵۰۸ میں 'الکاذِب' کے بجاے صیغۂ مبالغہ 'الکَذّاب' نقل ہوا ہے۔

۳

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،[1] قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ،[2] فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ، وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا“.[3]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سچائی کو اختیار کرو، اِس لیے کہ سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے، اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ (یاد رکھو)، آدمی سچ بولتا ہے، پھر بولتے بولتے اللہ کے نزدیک 'صدیق' لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جھوٹ سے بچو، اِس لیے کہ جھوٹ گناہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور گناہ دوزخ میں لے جاتا ہے۔ (یاد رکھو)، آدمی جھوٹ بولتا ہے، پھر بولتے بولتے اللہ کے نزدیک 'کذاب' لکھ دیا جاتا ہے۔[1]

۱۔ یہ وہی بات ہے جس کے لیے سورۂ بقرہ (۲) کی آیت ۸۱ میں 'اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ' (اُن کے گناہ نے اُنھیں پوری طرح گھیر لیا ہے) کی تعبیر اختیار کی گئی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نیکی ہو یا بدی، دونوں پر مداومت ہی آدمی کو

اُس آخری اور فیصلہ کن نتیجے تک پہنچاتی ہے جس کے بعد وہ نیک یا بد کے لقب کا مستحق ٹھیرتا ہے۔ اِس سے پہلے زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا ہے کہ اُس نے فلاں نیکی یا بدی کا ارتکاب کیا ہے۔ چنانچہ بڑے سے بڑے گناہ کا مرتکب ہو جانے کے بعد بھی اُس کے پاس موقع ہوتا ہے کہ وہ توبہ اور ندامت کی توفیق پائے اور اپنے آپ کو اُس گناہ کے نتائج سے بچا لینے میں کامیاب ہو جائے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۶۷۲۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں منقول ہے:

الجامع لمعمر بن راشد، رقم ۶۸۱۔ مسند ابو داؤد طیالسی، رقم ۲۴۲، ۲۹۶۔ مسند ابن ابی شیبہ، رقم ۳۸۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۰۱۱۔ مسند احمد، رقم ۳۵۹۷، ۳۸۸۵، ۳۹۵۵، ۳۹۸۶، ۴۰۱۸، ۴۰۴۴۔ سنن دارمی، رقم ۲۶۳۲۔ صحیح بخاری، رقم ۵۶۵۶۔ الادب المفرد، رقم ۳۸۱۔ صحیح مسلم، رقم ۶۷۲۴، ۶۷۲۵، ۶۷۲۶۔ مسند بزار، رقم ۱۴۹۵۔ مسند الشاشی، رقم ۴۶۵، ۴۶۶۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۵۰۷۷، ۵۳۰۶۔ تہذیب الآثار، رقم ۱۴۸۵، ۱۴۸۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۸۵۳۳۔ مستدرک حاکم، رقم ۴۰۳۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۹۴۹۱۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۹۱۷۱، ۱۹۴۷۲۔

۲۔ معمر بن راشد کی الجامع میں اِس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب یہ اضافہ نقل ہوا ہے: 'إِيَّاكُمْ وَالْعِضَةَ، أَتَدْرُونَ مَا الْعِضَةُ؟ النَّمِيمَةُ'' 'اپنے آپ کو 'الْعِضَة' سے دور رکھو، جانتے ہو کہ 'الْعِضَة' کیا ہے؟ یہ چغلی ہے''۔ ملاحظہ ہو: رقم ۶۸۱۔ ایک دوسرے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 'الْعِضَة' کو اِن الفاظ سے واضح فرمایا: 'نَقْلُ الْحَدِيثِ مِنْ بَعْضِ النَّاسِ إِلَى بَعْضٍ لِيُفْسِدَ بَيْنَهُمْ'' 'یہ ایک کی بات دوسرے تک اِس غرض سے پہنچانا ہے کہ اُن کے درمیان فساد پیدا ہو'۔ یہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، اور السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۹۴۹۲ میں نقل ہوئی ہے۔

۳۔ تہذیب الآثار، طحاوی، رقم ۱۴۸۶ میں اِس جگہ یہ اضافہ ہے: 'فَإِنَّ الْكَذِبَ لَا يَصْلُحُ بِالْجِدِّ وَلَا بِالْهَزْلِ، وَلَا يَعِدِ الرَّجُلُ صَبِيَّهُ مَا لَا يَفِي لَهُ بِهِ'' 'اِس لیے کہ جھوٹ بولنا نہ سنجیدگی میں موزوں ہے اور نہ مذاق میں، اور آدمی کو اپنے بچے سے بھی کوئی ایسا وعدہ نہیں کرنا چاہیے جسے وہ پورا نہ کر سکے''۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۴

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،[۱] أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ،[۲] [وَإِنْ صَلّٰى وَإِنْ صَامَ وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ] [۳] إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ“.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں، اگرچہ وہ روزے رکھتا ہو، نمازیں پڑھتا ہو اور خود کو مسلمان سمجھتا ہو: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب امانت لے تو اُس میں خیانت کرے![۱]

۱۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کے بارے میں فرمایا ہے جو آپ کے زمانے میں جھوٹے مومن بنے ہوئے تھے۔ مطلب یہ تھا کہ جو لوگ فی الواقع منافق ہیں، وہ دوسروں کے سامنے اپنی دین داری کی نمایش کے لیے نماز روزے کا اہتمام تو کر سکتے ہیں، لیکن اپنے اخلاقی وجود کو ہمہ وقت پاکیزہ بنا کر نہیں رکھ سکتے۔ چنانچہ اِس امتحان میں لازماً ناکام ہو جاتے اور بالآخر پہچان لیے جا سکتے ہیں کہ وہ دل سے مسلمان نہیں ہوئے، اُنھوں نے ایمان و اسلام کا محض ڈھونگ رچا رکھا ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح مسلم، رقم ۹۲ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل کتابوں میں نقل کی گئی ہے:

مسند احمد، رقم ۸۴۸۴، ۸۹۵۰، ۱۰۷۰۸۔ صحیح بخاری، رقم ۳۲، ۲۴۹۸، ۲۵۵۷۔ صحیح مسلم، رقم ۹۲، ۹۳۔ سنن ترمذی، رقم ۲۵۷۴۔ السنن الصغریٰ، النسائی، رقم ۴۹۶۱۔ السنن الکبریٰ، النسائی، رقم ۱۰۶۱۴۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۴۹۷۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۳۱، ۳۲، ۳۳۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۰۵۹۵، ۱۱۷۵۲، ۱۱۷۵۳۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہی روایت عبداللہ بن عمرا لسہمی رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔ اِن صحابہ سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے:

مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۲۵۰۲۲، ۲۵۰۲۳، ۲۵۰۲۴۔ مسند احمد، رقم ۶۵۹۲، ۶۶۸۶، ۶۷۰۳۔ مسند عبد بن حمید،

رقم ۳۳۰۔ صحیح بخاری، رقم ۳۳، ۲۲۹۱، ۲۹۵۸۔ سنن ترمذی، رقم ۲۵۷۵۔ سنن ابوداؤد، رقم ۴۰۷۰۔ مسند بزار، رقم ۱۴۹۸۔ السنن الصغریٰ، النسائی، رقم ۴۹۶۰، ۴۹۶۳۔ السنن الکبریٰ، النسائی، ۸۴۱۳۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۳۰۔ صحیح ابن حبان، رقم ۲۵۷، ۲۵۸۔

۲۔ عبداللہ بن عمرالسہمی رضی اللہ عنہ سے مروی بعض طرق میں 'آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ' کے بجاے 'أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ خَالِصٌ' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں، یعنی چار خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں بھی ہوں گی، وہ منافق ہوگا۔ پھر چوتھی خصلت یہ بیان فرمائی ہے: 'وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ' ''اور جب جھگڑے تو بدزبانی پر اتر آئے''۔ ملاحظہ ہو: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۵۰۲۲۔

۳۔ مسند احمد، رقم ۸۹۵۰۔

۵

عَنْ أَوْسَطَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبَجَلِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ[۱] حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَقَامِي هٰذَا عَامَ الْأَوَّلِ، ثُمَّ بَكَى أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: "عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ، وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُوْرِ، وَهُمَا فِي النَّارِ، وَسَلُوا اللّٰهَ الْمُعَافَاةَ، فَإِنَّهُ لَمْ يُؤْتَ أَحَدٌ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِنَ الْمُعَافَاةِ، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَقَاطَعُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا [كَمَا أَمَرَكُمُ اللّٰهُ][۲]"۔

اوسط بن اسمٰعیل بجلی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہو گئے تو اُنھوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے سال اِسی جگہ کھڑے تھے، پھر وہ (آپ کو یاد کر کے) رونے لگے، پھر کہا: آپ نے فرمایا تھا: تم اپنے لیے سچائی کو لازم کر لو، کیونکہ سچائی نیکی کے ساتھ ہے، اور یہ دونوں جنت میں ہوں گی۔ اور تم جھوٹ سے پرہیز کرو، کیونکہ جھوٹ برائی کے ساتھ ہے، اور یہ دونوں دوزخ میں ہوں گے، اور اللہ تعالیٰ سے عافیت چاہو، اِس لیے کہ ایمان و

www.al-mawrid.org
www.javedahmedghamidi.com

یقین کے بعد کوئی چیز عافیت سے بڑھ کر نہیں ہے۔ تم آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، قطع تعلق نہ کرو اور باہم دشمنی نہ کرو، بلکہ اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو، جیسا کہ اللہ نے تمھیں ہدایت فرمائی ہے۔[1]

۱۔ یعنی قرآن مجید میں، جسے قرآن کا ہر طالب علم جگہ جگہ دیکھ سکتا ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن سنن ابن ماجہ، رقم ۳۸۴۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل مصادر میں نقل ہوئی ہے:

مسند ابو داؤد طیالسی، رقم ۴۔ مسند حمیدی، رقم ۷۔ مسند ابن جعد، رقم ۱۴۵۷۔ مسند احمد، رقم ۱۷۔ الادب المفرد، رقم ۷۲۳۔ التاریخ الکبیر، بخاری، رقم ۲۸۷۔ مسند بزار، رقم ۵۸۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۱۶۔ مشکل الآثار، طحاوی ۳۹۱۔ صحیح ابن حبان، رقم ۵۸۵۲۔

۲۔ مسند بزار، رقم ۱۱۴۔

المصادر والمراجع

ابن حبان، أبو حاتم بن حبان. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان**. ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حجر، على بن حجر أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري**. (د.ط). تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار المعرفة.

ابن قانع. (١٤١٨هـ/١٩٩٨م). **المعجم الصحابة**. ط١. تحقيق:حمدي محمد. مكة مكرمة: نزار مصطفى الباز.

ابن ماجة، ابن ماجة القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجة**. ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار الفكر.

ابن منظور، محمد بن مكرم بن الأفريقي. (د.ت). **لسان العرب**. ط١. بيروت: دار صادر.

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

أبو نعيم ، (د.ت). **معرفة الصحابه**. ط١. تحقيق: مسعد السعدني. بيروت: دارالكتاب العلمية.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (د.ت). **مسند أحمد بن حنبل**. ط١. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البخاري، محمد بن إسماعيل. (١٤٠٧هـ/ ١٩٨٧م). **الجامع الصحيح**. ط٣. تحقيق: مصطفٰى ديب البغا. بيروت: دار ابن كثير.

بدر الدين العيني. **عمدة القاري شرح صحيح البخاري**. (د.ط). بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البيهقي، أحمد بن الحسين البيهقي. (١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **السنن الكبرٰى**. ط١. تحقيق: محمد عبد القادر عطاء. مكة المكرمة: مكتبة دار الباز.

السيوطي، جلال الدين السيوطي. (١٤١٦هـ/ ١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج**. ط ١. تحقيق: أبو إسحٰق الحويني الأثري. السعودية: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الشاشي، الهيثم بن كليب. (١٤١٠هـ). **مسند الشاشي**. ط١. تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين الله. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

محمد القضاعي الكلبي المزي. (١٤٠٠هـ/١٩٨٠م). **تهذيب الكمال في أسماء الرجال**. ط١. تحقيق: بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مسلم، مسلم بن الحجاج. (د.ت). **صحيح المسلم**. ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **السنن الصغرٰى**. ط٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤١١هـ/١٩٩١م). **السنن الكبرٰى**. ط١. تحقيق: عبد الغفار سليمان البنداري، سيد كسروي حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com